SUPPORT ROSMINA AND HER CHILDREN IN THEIR STRUGGLE TO KEEP HER HUSBAND AND THE CHILDREN'S FATHER IN THE U.K.

STOP THE DEPORTATION OF MOHAMMAD AZHAR

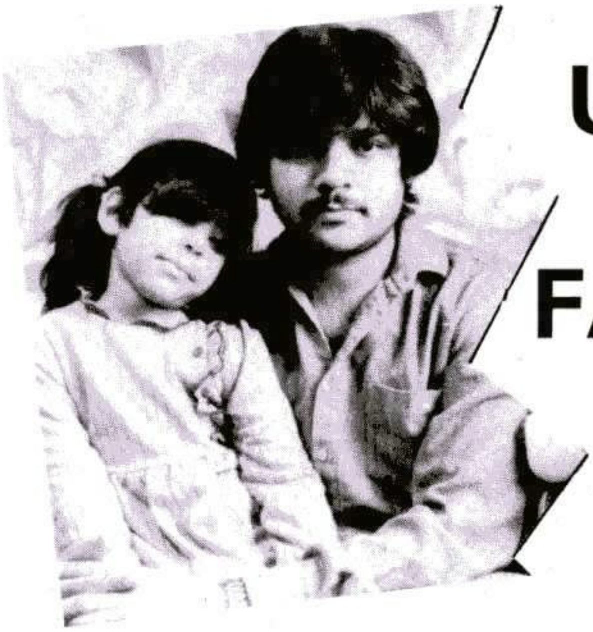

UNITE THE FAMILY

Printed at **Raven** 061-228 2901

Rosmina is fighting for her right to be able to live with her husband and their two daughters united in the U.K.

Rosmina was born in Malawi when this was a British colony. She came to the U.K. in 1982 on a British passport. However with the new Nationality Act she is now classified as a 'British Overseas Citizen'. The Home Office are using this to deport Azhar.

Under the immigration rules a man can only remain in the U.K. if his wife is a British Citizen. Mohammad Azhar is from Pakistan. He is an orphan – both his parents died before he was one year old. In 1977 he left Pakistan and worked for various shipping companies as a seaman. In 1982 he came to the U.K. on a vacation. He met Rosmina. They had an Islamic marriage in May 1983 and in August had a civil ceremony. The couple asked the Home Office that Azhar be allowed to stay as a result of the marriage. Instead the Home Office have said they will deport Azhar.

This is just one of many cases where this government is deporting husbands as part of an attack on the black and Asian communities. The Home Office claim they take 'compassionate circumstances' into account before deporting someone. However Azhar's and Rosmina's situation shows what this means in practice. The Home Office ignore the fact that Azhar is an orphan who has had to make his own life. They ignore the fact that Rosmina is herself a widow. She first married in 1979 in Malawi and had a daughter Farzana. Tragically Rosmina's first husband died in 1981 when she was just 19. The Home Office ignore the fact that Azhar has now legally adopted Farzana – and they ignore the fact that the couple now have had another child, Amrina.

WHAT YOU CAN DO TO HELP

Azhar will only stay if the Home Office are forced to give in. He needs your help. We ask you to

★ Write to Rosmina's Member of Parliament – Gerald Kaufman, House of Commons, London.
★ Ask your mosque, temple, trade union or political organisation to do the same.
★ Fill in our petitions, send us donations and invite someone from the Rosmina Defence Campaign to your organisation to speak about Rosmina and Azhar's case and the way the Immigration Act is sexist as well as racist.

Our address: **ROSMINA DEFENCE CAMPAIGN**
593 STOCKPORT ROAD, MANCHESTER 13

روزمین اور اُس کی بچیوں کی جدوجہد میں ساتھ دیں جو وہ اپنے شوہر اور اپنی بچیوں کے والد کو اس ملک میں اپنے ساتھ رکھنے کیلئے کر رہی ہے — محمد اظہر کی ملک بدری کو روکیں —

روزمین اس بات کیلئے لڑ رہی ہے کہ وہ اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے شوہر اور اپنی بچیوں کے ساتھ اس ملک میں ہنسی خوشی رہ سکے۔ روزمین جو کہ ملاوی (افریقہ) میں پیدا ہوئی تھی۔ ملاوی اُس وقت برٹش کالونی تھی۔ وہ برطانیہ میں سنہ 1982ء کو آئی تھی۔ اور اس کے پاس برٹش پاسپورٹ تھا۔ لیکن نئے نیشنلٹی ایکٹ کے قانون کی وجہ سے اب اُس کے پاسپورٹ پر اوورسیز سٹیزن کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اور اسی بنا پر ہوم آفس اظہر کو اس ملک سے نکال دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں کے امیگریشن قانون کے مطابق ایک مرد کو اسی بنا پر یہاں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے جب وہ کسی ایسی لڑکی سے شادی کرے جو کہ برٹش سٹیزن ہو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف نسل پرستی ہے۔

محمد اظہر ایک پاکستانی نوجوان ہے۔ جس کے والدین اُس وقت اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے جبکہ وہ ابھی ایک سال کا بھی نہ تھا۔ سنہ 1977ء میں وہ پاکستان سے باہر چلا آیا اور تب سے وہ دنیا کی مختلف جہاز ران کمپنیوں میں کام کرتا رہا ہے۔ سنہ 1982ء میں وہ برطانیہ میں اپنی چھٹیاں گزارنے آیا۔ یہاں اُس کی ملاقات روزمین سے ہوئی اور دونوں نے مئی سنہ 1983ء میں اسلامی طریقہ پر شادی کر لی اور اگست میں رجسٹریشن کروائی۔ اس کے بعد دونوں نے ہوم آفس میں درخواست دی کہ اظہر کو یہاں پر مستقل رہنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ اُس نے روزمین سے شادی کر لی ہے۔ لیکن اُس کے جواب میں ہوم آفس نے یہ کہا کہ وہ اظہر کو ملک بدر کر دیں گے۔

صرف یہی ایک ایسا کیس نہیں ہے۔ یہاں کی حکومت کئی خاندانوں اور کئی شادی شدہ جوڑوں کی ازدواجی زندگی میں زہر گھولنے کیلئے اور اُن کی شادی کو ختم اور انہیں الگ کرنے کیلئے نیشنلٹی ایکٹ کی آڑ لیتی ہے۔ اور ستم تو یہ ہے کہ ایسا صرف کالے اور ایشین لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہوم آفس کا یہ کہنا کہ وہ کسی کو بھی بلاوجہ اس ملک سے نہیں نکالتے ایک ایسا جھوٹ ہے جس پر کوئی بھی یقین کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ لیکن دوسری طرف اظہر اور روزمین کا کیس اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اس میں صرف سچائی ہی سچائی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہوم آفس تمام سچائی کو بالکل ہی نظرانداز کر رہا ہے۔ اور اس بات کو دیکھنا یا سننا نہیں چاہتا کہ اظہر ایک یتیم نوجوان ہے۔ جس کو اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے بنانی ہے۔ اور اب اس پر اُس کی فیملی کی ذمہ داریاں بھی آ گئی ہیں۔ ہوم آفس تو اس بات کو بھی نہیں سمجھنا چاہتا کہ روزمین نے اتنی کم عمری میں دکھوں کے کتنے پہاڑ دیکھے ہیں۔ اُس کی پہلی شادی سنہ 1979ء کو ملاوی میں ہوئی تھی اور جس سے اُس کو ایک بچی فرزانہ پیدا ہوئی تھی۔ جو کہ اب 5 سال کی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے روزمین کا پہلا شوہر سنہ 1981ء میں انتقال کر گیا۔ اور وہ صرف 19 سال کی عمر میں ہی بیوہ ہو گئی۔ ہوم آفس تو اس بات کو بھی بھول رہا ہے کہ اظہر اور روزمین کو خدا تعالیٰ نے ایک اور بچی عطا کی ہے۔ اور جس کا نام امرین اور عمر صرف چند ماہ ہے اور اظہر نے روزمین کی پہلی بچی فرزانہ کو بھی قانونی طور پر اپنی بیٹی بنا لیا ہے۔

کیا کسی باپ سے اُس کی اولاد کو جدا کرنا ہی برطانیہ کا قانون ہے؟ کیا ہوم آفس ان معصوم بچیوں سے اُن کے والد کو چھین لے گا؟ کیا فرزانہ ایک بار پھر یتیم ہو جائے گی؟ کیا روزمین اپنی خوشیوں سے پھر محروم کر دی جائے گی؟

اظہر کو اس ملک میں صرف اب آپ لوگوں کی مدد سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ اور یوں روزمین کو اُس کا شوہر اور معصوم بچیوں کو اُن کا باپ مل سکتا ہے۔ روزمین کو یقین ہے کہ آپ لوگ اُس کی مدد ضرور کریں گے اور اس لڑائی میں اُس کا ساتھ ضرور دیں گے۔ آپ دوسری طرف لکھی ہوئی ہدایات سے روزمین کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور یوں ایک ہنستے بستے گھر کو اجڑنے سے بچا سکتے ہیں۔
مزید معلومات کیلئے لکھیں۔ روزمین ڈیفنس کمپین 593، اسٹاک پورٹ روڈ لانگ سائیٹ مانچسٹر 12